مدیر کے نام

محمد وقاص ،واہ کینٹ

’رُکو نہیں، تھمو نہیں کہ معرکے ہیں تیز تر‘ (مئی ۲۰۰۹ء) محترم امیر جماعت سید منور حسن کی تحریر جذبوں کو مہمیز بخشنے والی تھی۔

ڈاکٹر رشید احمد ، ملتان

’مغرب اور اسلام کی کش مکش ___ ایک مغربی نقطۂ نظر‘ (مئی ۲۰۰۹ء) ہر باشعور مسلمان کی آنکھیں کھول دینے کے لیے کافی ہے۔ صلیبی جنگوں سے لے کر اب تک، مغرب کے اہلِ دانش نے اسلام اور اسلامی تحریکوں کے خلاف کیا کیا منصوبہ بندی کی ہے؟ اسی منصوبہ بندی کے ثمرات تو آج کل عالمِ اسلام دیکھ رہا ہے۔ حد یہ ہے کہ خود مسلمان ممالک کے اندر سے اسلامی تحریکوں پر فکری حملے ہونے لگے ہیں اور ’معتدل اسلام‘ کے نام پر باطل سے سمجھوتہ کرنے پر نہ صرف فخر کیا جاتا ہے بلکہ اسے مسلمانوں کی آزادی کا ذریعہ بتایا جاتا ہے۔ علامہ اقبال تو پہلے ہی فرما گئے ہیں ؎

دِیں ہاتھ سے دے کر اگر آزاد ہو ملّت
ہے ایسی تجارت میں مسلماں کا خسارا

محمد حسین شمیم ، لالہ موسیٰ

’مفاہمت کے نام پر‘ تبصرہ صحیح معنوں میں اس کتاب کا پوسٹ مارٹم ہے۔ یہ تبصرہ بروقت، مدلّل اور سچائی پر مبنی ہے۔

خلیل الرحمٰن چشتی ،اسلام آباد

’مفاہمت کے نام پر‘ مضامین (مارچ-اپریل ۲۰۰۹ء) شاہ کار ہیں۔ انھیں قرآن وسنت کے دلائل سے مزید مزین کیا جاسکتا ہے۔ اصل مسئلہ یہ ہے کہ بے نظیر جیسے لوگ اسلام اور اسلامی تحریکوں کا فہم کن کتابوں سے حاصل کرتے ہیں، اور اُس کے انسانی ذہن پر کیا اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ قرآن وسنت کے راست علم کی دانش مختلف ہوتی ہے۔ مصلحت پسند سیاسی سوچ رکھنے والوں کی عقل پر حیرت اور افسوس ہے۔